Darul Iftaa
Madrasah Ariful Uloom
ST-11,Metrovil-3,Block"1" Scheme "33"Gulzar-e-Hijri Karachi
www.arifuluoom.com arifuluoom1990@gmail.com
www.facebook.com/madarsarifuloom 0322-6444659
Contact No 0333-6444659

مدرسہ عارف العلوم
MADARSA ARIF UL ULOOM

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم رجسٹرڈ کراتشی پاکستان
ایس ٹی۔۱۱ میٹروول ۳ اسکیم ۳۳ گلزار ہجری کراچی
0322-6444659
رابطہ نمبر 0333-6444659

سوال: گذارش یہ ہے کہ میں ایک دوکان کامالک ہوں، میں نے ایک کاریگر رکھاہے جومیری دوکان میں UPS کاکام کرتاہے جواس کے کام کے پیسے لیتاہے اب ہم اس کے ساتھ پارٹنرشپ کرناچاہتے ہیں UPS کے سلسلے میں:

1۔ UPS بنانا۔

2۔ UPS اگر بنتانہیں ہے تومالک اس کو بیچ دیتاہے وہ خریدلینا۔

3۔اس کو کباڑ میں بیچ دیتے ہیں اس میں جو پرافٹ ہوتاہے۔

4۔بعض سامان نکال کر بیچ دیتے ہیں اور بعض دفعہ پورابک جاتاہے۔

5۔UPS جب ٹھیک ہوتاہے تولگانے کے بھی پیسے لگتے ہیں جومالک دیتاہے۔

6۔بعض دفعہ UPS کی پوری فٹنگ بھی کرنی پڑتی ہے جس میں سامان دوکان کاہوتاہے اور اس کو لگانے کی مزدوری بھی ملتی ہے۔ان سب کاموں میں دونوں کابرابر کاحصہ ہوگا۔اس کاحکم قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کردیں۔

تنقیح: دوکان کامالک بھی کاریگر کے ساتھ کام کرتاہے، کچھ کام مالک کو نہیں آتاتوکاریگر کرتاہے اور بسااوقات کوئی ایساکام آجاتاہے جوکاریگر کوبھی نہیں آتاتوپھر تیسرے شخص سے وہ کام کروایاجاتاہے پیسے دیکر۔نیز دوکان کامالک کاریگر کے ساتھ صرف UPS کے کام میں پارٹنرشپ کرناچاہ رہاہے باقی دیگر کام وہ جودوکان میں کرتاہے اس میں کاریگر کاکوئی عمل دخل نہ ہوگا،اور کاریگر بھی دوکان میں چند گھنٹوں کے لئے آتاہے باقی وہ سارادوسری جگہ بھی ملازمت کرتاہے۔

سائل: حمزہ/ انور کمال انصاری 03323613261

الجواب حامداو مصلیاو مسلما

دویازائد اشخاص اگر کسی مخصوص کام میں اس طرح شرکت کرلیں کہ وہ سب افراد کام کریں گے اور کام کرنے کی اجرت تمام لوگوں میں باہمی رضامندی سے فیصد کے اعتبار سے تقسیم ہوگی تو یہ جائز ہے،اس کو فقہ کی اصطلاح میں "شرکت اعمال" کہاجاتا ہے۔

صورت مسؤلہ میں سائل اگر کاریگر کے ساتھ UPS کے کام میں اس طرح شرکت کرتاہے کہ جو بھی کام UPS سے متعلق دوکان میں آئے گا،اس کی مرمت چاہئے مالک دوکان کرے یاکاریگر اس کا نفع دونوں کے درمیان طے شدہ فیصد کے اعتبار سے تقسیم ہوگا۔ایسی شرکت کرناشرعاجائز ہے۔

دارالافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس ٹی ۱۱، میٹروول ۳، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی

فتاوی شامی میں ہے:

وَ) إمَّا (تَقَبُّلٌ) وَتُسَمَّى شَرِكَةَ صَنَائِعَ وَأَعْمَالٍ وَأَبْدَانٍ (إنْ اتَّفَقَ) صَانِعَانِ (خَيَّاطَانِ أَوْ خَيَّاطٌ وَصَبَّاغٌ) فَلَا يَلْزَمُ اتِّحَادُ صَنْعَةٍ وَمَكَانٍ (عَلَى أَنْ يَتَقَبَّلَا الْأَعْمَالَ) الَّتِي يُمْكِنُ اسْتِحْقَاقُهَا

وَمِنْهُ تَعْلِيمُ كِتَابَةٍ وَقُرْآنٍ وَفِقْهٍ عَلَى الْمُفْتَى بِهِ، بِخِلَافِ شَرِكَةِ دَلَّالِينَ وَمُغَنِّينَ وَشُهُودِ مَحَاكِمَ وَقُرَّاءِ مَجَالِسَ وَتَعَازٍ وَوُعَّاظٍ، وَسُؤَّالٍ لِأَنَّ التَّوْكِيلَ بِالسُّؤَالِ لَا يَصِحُّ قُنْيَةٌ وَأَشْبَاهٌ (وَيَكُونُ الْكَسْبُ بَيْنَهُمَا) عَلَى مَا شَرَطَا مُطْلَقًا فِي الْأَصَحِّ لِأَنَّهُ لَيْسَ بِرِبْحٍ بَلْ بَدَلُ عَمَلٍ فَصَحَّ تَقْوِيمُهُ (وَكُلُّ مَا تَقَبَّلَهُ أَحَدُهُمَا يَلْزَمُهُمَا) وَعَلَى هَذَا الْأَصْلِ (فَيُطَالَبُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْعَمَلِ وَيُطَالِبُ) كُلٌّ مِنْهُمَا (بِالْأَجْرِ وَيَبْرَأُ) دَافِعُهَا (بِالدَّفْعِ إلَيْهِ) أَيْ إلَى أَحَدِهِمَا (وَالْحَاصِلُ مِنْ) أَجْرِ (عَمَلِ أَحَدِهِمَا بَيْنَهُمَا عَلَى الشَّرْطِ) وَلَوْ الْآخَرُ مَرِيضًا أَوْ مُسَافِرًا أَوْ امْتَنَعَ عَمْدًا بِلَا عُذْرٍ لِأَنَّ الشَّرْطَ مُطْلَقُ الْعَمَلِ لَا عَمَلُ الْقَابِلِ: أَلَا تَرَى أَنَّ الْقَصَّارَ لَوْ اسْتَعَانَ بِغَيْرِهِ أَوْ اسْتَأْجَرَهُ اسْتَحَقَّ الْأَجْرَ بَزَّازِيَّةٌ

(کتاب الشرکۃ 4/ 323،322،321 ط سعید)

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

دارالافتاء مدرسہ عارف العلوم کراچی

30 ربیع الاول 1447ھ/ 24 ستمبر 2025ء

فتویٰ نمبر: 482

دار الافتاء
مدرسہ عارف العلوم (ٹرسٹ)
ایس بی ۱۱، میٹرو ول ۲، اسکیم ۳۳
گلشن اقبال، کراچی